شمارہ:٦

سپریم کورٹ پاکستان کے اہم فیصلے

قانون فہمی ۔ عوامی آگاہی کے لیے

راجہ خان بنام سہیل عارف شاہ

(Crl.P.L.A. No. 818 of 2026)

خصوصی قوانین میں مقدمہ کے فیصلہ کے لیے مقرر کی گئی مدت پر اس انداز سے عمل ہونا چاہیے کہ ہر شخص کے منصفانہ سماعت اور جلد انصاف کے حصول کے آئینی حق کا تحفظ ہو۔ اگرچہ غیر قانونی بے دخلی ایکٹ، 2005 کی دفعہ (2)5 میں مقدمہ کا فیصلہ ساٹھ (60) دن میں کرنے کی مدت لازمی ہے، تاہم اگر مقدمہ کا فیصلہ اس مدت میں نہ ہو سکے تو عدالت کے لیے تاخیر کی معقول وجوہات ریکارڈ پر درج کرنا لازمی ہے۔ عدالتوں کو غیر ضروری التوا سے گریز کرنا چاہیے تاکہ جلد انصاف فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے خصوصی قانون کا مقصد ختم نہ ہو۔

نایاب بنام سرکار

(Crl.P.L.A. Nos. 1033 & 1036 of 2024)

ضابطۂ فوجداری، 1898 کی دفعہ 360 گواہوں کے بیان کے متعلق ایک اہم قانونی تحفظ فراہم کرتی ہے تاکہ گواہ کا بیان درست اور قابلِ اعتماد طریقے سے ریکارڈ ہو۔ اگر کوئی گواہ یہ اعتراض کرے کہ اس کا بیان درست طور پر درج نہیں کیا گیا، تو ٹرائل کورٹ پر لازم ہے کہ وہ اس اعتراض کا جائزہ لے اور اگر واقعی غلطی ہوئی ہو تو اسے درست کرے۔ قانونی طریقۂ کار کا مقصد انصاف میں رکاوٹ ڈالنا نہیں بلکہ منصفانہ سماعت کو یقینی بنانا، فریقین کے حقوق کا تحفظ کرنا اور عدالتی کارروائی کی شفافیت کو برقرار رکھنا ہے۔

انور علی شاہ بنام صادق علی شاہ

(C.A.No.1410/2019)

کسی جائیداد کی ملکیت کے تحریری دستاویز کو صرف زبانی بیان سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ جس دستاویز کی گواہوں سے تصدیق (attestation) قانونی طور پر ضروری ہو اسے انہی گواہوں کی گواہی کے ذریعے ہی قانون کے مطابق ثابت کیا جانا ضروری ہے۔ اگر کوئی پنچائیتی تصفیہ یا اسی قسم کی کوئی دیگر دستاویز ثابت نہ ہو تو وہ پہلے سے موجود ملکیتی حق کے ریکارڈ کو ختم نہیں کرسکتی۔ اپیل کے مرحلے پر فریقین کوئی نیا واقعاتی مؤقف پیش نہیں کرسکتے، اور ایسا کوئی ثبوت جس کے متعلقہ حقائق کا دعویٰ اور جواب دعویٰ (pleadings) میں ذکر نہ کیا گیا ہو، قانونی حیثیت نہیں رکھتا۔

قانون وانصاف کمیشن پاکستان
سپریم کورٹ بلڈنگ
شاہراہِ دستور، اسلام آباد